فردوسِ خیال

از

محمود اسرائیلی



محمود اسرائیلی

فردوسِ خیال

از

محمود اسرائیلی

اربابِ نظر سے!

رُباعیات و قطعات کا یہ مجموعہ "فردوسِ خیال" کے نام سے مُلک کے اربابِ نظر کے سامنے نہایت ادب سے پیش کیا جاتا ہے جو نہ دیباچہ و مُقدمہ سے مُزیّن ہے نہ رسمی تبصروں اور تقریظوں سے آراستہ!

میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر کلام کسی قابل ہو تو اُسکی مقبولیت یقینی ہے اور لغو و لاطائل ہے تو سعی خودستائی لایعنی اور زعم ہمہ دانی بے سود۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطّار بگوید

البتہ ناقدینِ ادب کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ

اشعار فضول بھی ہُوا کرتے ہیں ٭ وہ رد بھی قبول بھی ہُوا کرتے ہیں

عیبوں میں ہنر دیکھنا ہنرمندی ہے ٭ کانٹوں ہی میں پھول بھی ہُوا کرتے ہیں

سائکل سٹریٹ جہانگیر بلڈنگ

بمبئی ۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء

محمود اسرائیلی

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رُباعیّات

نذرِ حمد

اے روشنیٔ چشم و آفتاب و قمر
سرچشمۂ نور و خالقِ اہلِ بصر
دیکھوں میں تجھے تو کس نظر سے دیکھوں
جب اپنی نظر سے آپ اوجھل ہو نظر

(۱)

پیرہنِ نعت

محمودؔ جو پائی نعت لے کر آیا
وہ صبح کو زبانِ حوضِ کوثر آیا

ازواج میں دھوم تھی کہ سبحان اللہ
دربارِ رسالت کا سخنور آیا

۲

عہد بے سر و قتیل

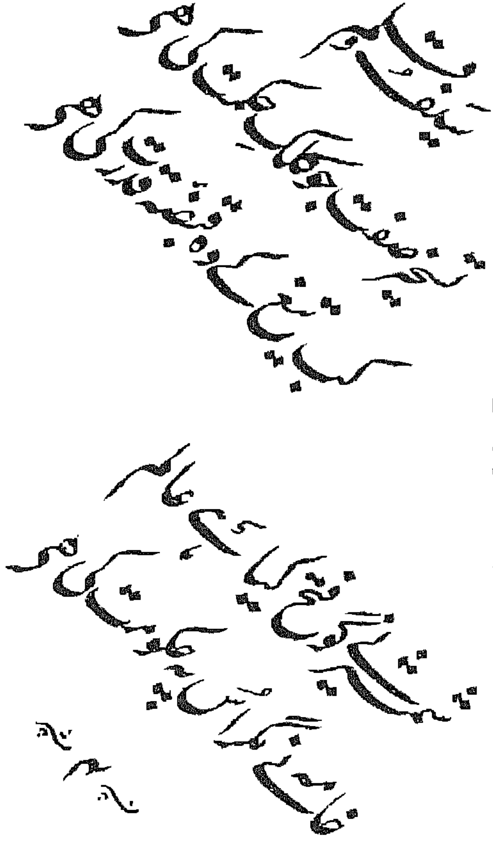
تیغ بیں کسی کو زوال سے ہوا ہم

وہ جب آیا تو آ کے شعر آ ہم

سی کسی

یہ کیسا دریا و دریا میں

پنچھی سے کسی سے جدا ہم



استقبال بہار کی ہے
عالم میں تری چمن طرازی کی ہے
جادو بھری صبح نے غمّازی کی ہے

[illegible] ہی جا بجا کھلا دی نرگس
شبنم نے گلوں پہ عطرپاشی کی ہے

احساسِ زوال

عزت کا اگر پاس نہ ہم کو پیاری
اور زیست کی گر آس نہ ہم کو پیاری

دشوار نہیں ہے بلکہ ناممکن ہے
پستی کا نہ احساس نہ ہم کو پیاری!!

صرف بے محل

اوقات کی اپنی قدر و قیمت سمجھو
جو وقت ملے اسے غنیمت سمجھو

اگر مفلس یا دلِ غنی ہو تو ہو
صرف بےجا کو بھی غنی مت سمجھو

منشی ماہر

متاعِ الفت

کشش میں جس کی ہیں سب کی تمنائیں
لیکن ہو جیسا ہیں ایسا کسی نے پائی

احباب

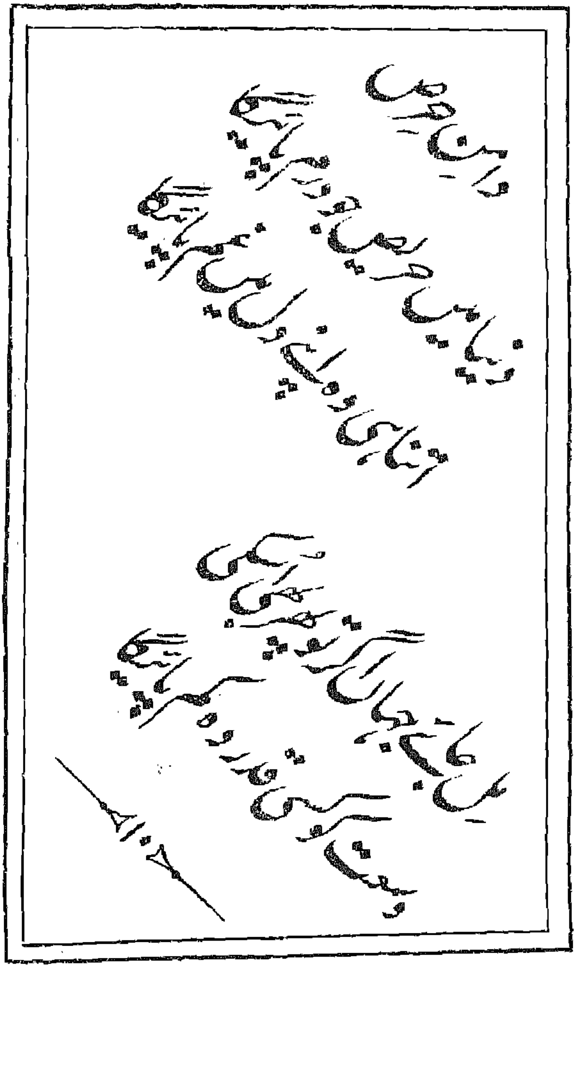
احباب ہیں بہت پر ہیں کم تر احباب
ایسے ہوں جو ہیں ان کی الفت پائی

تزئینِ عالم

عالم کو جمادات سے شوکت بخشی
حیواں کو نباتات سے زینت بخشی

گلدستۂ اعمال سے آدم کو بھی
محمود خیالات سے نکہت بخشی

نجم ۹ نجم



[illegible]
ایّامِ مصیبت بھی اگر آ جائیں

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

فلسفۂ حیات

[illegible]
[illegible]

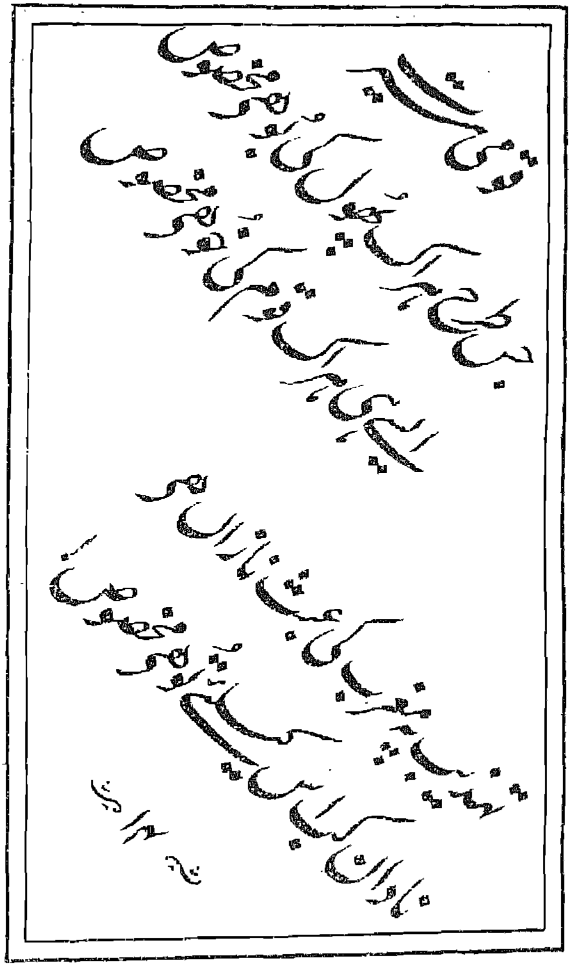
[illegible]
[illegible]

حقیقتِ کائنات

قطرے تو ہیں گوہرِ تاباں کیا ہے
پتھری تو ہیں لعلِ بدخشاں کیا ہے

اک چاک ہے کوزہ گر کا ہے رقصاں
مٹی کا کھلونا ہے انساں کیا ہے

۲ ۱۳/۱ ۲



[illegible]

جب تک کہ ہم اپنی اندھی تقلید
جب تک کہ اصول کی پابندی نہ چھوڑیں گے

جب تک کہ ہم میں سے ہر ایک بہ حیثیت قوم و فرد
ہم کو ترقی [illegible] امید

[illegible]

عالمِ خیال میں تری آرزو کا ہوں
شمع نہیں ہے جب سے اس کی روشنی ہوں
عالم نیا ہے تو بھی جب سے

مصحفیؔ
کشش
کیسا نہاں ہوں
پیش کے صحبت دوبارہ ہوں
اور پھر سی صحبت

۱۹ء

غمِ اِس دل
دانائے توقیرِ آدمیت ہے دل
اور خوف آزار پہ قوت ہے دل

عشرت کا سبیل عمل کی لذت ہے دل
صورت کا جمالِ حسنِ سیرت ہے دل

نجم ہاشم

جزائے اعمال

اخلاق حمیدہ کی جزا پاتا ہے
افعال خبیثہ کی سزا پاتا ہے

پھل نیکی بدی کے یہیں یہاں
انسان یہیں ان کا مزا پاتا ہے

[illegible]

شب مرد مومن
سحر کا دم جھانکی تماشا ہوا
بیٹھ میں گرد راہ تماشا ہوا

سحر اوس کی بوندیں جس کا [illegible]
قطرہ بھی سمٹ کر سمندر دریا ہوا

نسیم ۱۵ [illegible]

پستیٔ اخلاق

دعویٰ ہے کہ ہے ہمت عالی پائی
اور طبع ہے اخلاق سے خالی پائی

دل اُڑ کے گیا فضا میں آزادی کی
دل سے نہ گئی تنگ خیالی پائی

[illegible]

وسعتِ شاعری

پختگی جاں کی جو آواز ہے

پرچمِ اربابِ نطق کا اعزاز ہے

مشعلِ اشعار دل میں جو نغمے ہیں

جادوئے سخن کا یہ اعجاز ہے

۲۱

[illegible]

[illegible]

ناسورِ الم سینہ میں پیدا ہو تقاضا کہ ترے

جوہر اشک سے ہوئی آئینہ پیدا

قدرت کا تقاضا ہے کہ ہم نقشِ قدم

پیوں کی طرح جب سے بگڑا بنایا

سنہ ۱۳۴۲ مشق

قطرۂ ازیں جاں
انساں رہا جذبۂ انساں نہ رہا
گلزار رہا رونقِ گلستاں نہ رہا

صحرا ہی نہیں بلکہ کوئی بستی گھر
مجنوں سا کوئی مردِ بیاباں نہ رہا

ضیا ۱۳۴۸ ف

تیر یا ولی

پیا چھوڑ دل نا ہنا ایں سب بیت
کی تیں چھوڑ دے وزن کالا رو

پیا پچھی نہ ایں کھنڑ دے بیتیم
اور اس کو آپ سے جدا کر

سنہ ۲۵ ہجری

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کئے ہوئے

غالبؔ ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کئے ہوئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شکایت دیکھ [illegible]
[illegible] سمجھا بیٹھیں
[illegible] سمجھا بیٹھیں
[illegible]

[illegible]
[illegible] سمجھا بیٹھیں
اور [illegible]
[illegible]

[illegible]

تضمین

زبان

ہر ادا دارے مسکرا کر بیٹھے ہو دربان پایا

کہ تھیں بیٹھی مسکرا کر جان پایا

کہ پاتال ہو اسیری اسیر اثر

پریاں بیٹھیں نقش پر آکیاں پایا

۹ م

اے حبیب

اے [illegible] لازوال

اے [illegible] لازوال

[illegible]

[illegible]

در بیان اخلاق

عاقل کو نصیحت سے جہاں تنگی ہے
یہ بات ہے عشق تو مری جی جائے

نیکی کا عوض جہاں میں نیکی کا فرض
اخلاق یہ ہمدردی نیکی کی جائے

ضمیر ۱۳۱ رقمہ

تاریخ

جس سال ہمہ کو ہے صرف الٰہی فیضا
دستگاہ ہمہ کو ہے صرف الٰہی پیدا
کس مایہ ہے یہ صرف الٰہی پیدا

افسوس
ذوقی تشنہ ترین زبان افسوس
اور سال کو ہے ان الٰہی پیدا

سنہ ۱۳۴۰ھ

رازی کی نصیحت ہو ہم ابن فلسفہ داں
محمود کا نشانہ ہو کیسا اسلام

۱۳۴۳ ہجری

محمود کا نصیب ایاز یں
چاہیے کیا ہو کبھی پا پیہ جام
حافظ کا پیچ ہو قول اس کو ہی کام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرقعِ حسرت

بیماروں سے پیار کر کے رہ جاتا ہوں
حسرت سے نگاہ کر کے رہ جاتا ہوں

منّت سے جو دیکھتا ہوں جب کلیوں کو
گلشن میں آہ کر کے رہ جاتا ہوں

۳۵

بیتاب سحر

جا بجا عمر رواں دوڑتی جاتی ہے
ابر پارہ ضبط سے چھٹتی جاتی ہے

سمجھ کر کہاں ان ایک ہی نشیب ہیں
سب کی شناسی سے بچ جاتی ہے

[illegible]

طلوعِ نوید

خورشید جو ہوا غروب شام آیا ہے
اک تازہ حیات کا پیام آیا ہے

اے بادۂ زیست کے بلانوش ہشیار
تم سے زرنگار جام آیا ہے

حفیظ

عجز ادراک

جب جذبۂ دل کو عیاں کر نہ سکوں

جب تیری تعریف بیاں کر نہ سکوں

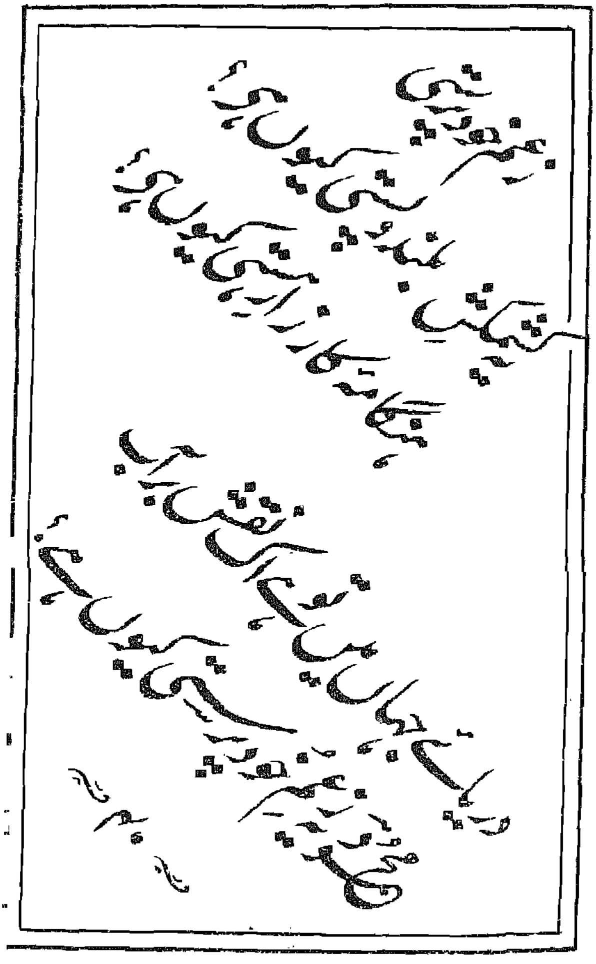
جب طاقتِ گویائی ...

... کر نہ سکوں !!

[illegible]

[illegible]

[illegible]



ہاں دُنیا
ہستی کا کمال تو نے دیکھا ہے
انجام زوال تو نے دیکھا ہے

اِس کی بھی فنا ہے اور اُس کی بھی فنا
دُنیا کا مآل تو نے دیکھا ہے

سنہ ۱۴ء

جوشِ ترقی

ذرہ ہوں مجھے انجمِ سیارا بنا
قطرہ ہوں مجھے قلزمِ زخار بنا

اللہ تعالیٰ یہ تیری قدرت ہے
اک بندۂ ناکارہ کو باکار بنا

سنہ ۳۴۳

سمجھے ہے کوئی

انسان کو دیا عالم میں اقبال کی ہے

اور یار فنا عصر کے ایجاد کی ہے

کیسی ہے

انجام کو پہنچی تو ہے پہنچا کی ہے

پاتا ہے بھی یہ بیٹی ہے

۱۹۳۸

افسانۂ عشق
ہستی کا افسانہ ہے
عشق ایک سمندر ہے ساحل کا پیمانہ ہے
پیش بس سرِ نیاز
جبیں نہیں
اخلاص سے قبول کی آرزو نہیں
ہاتھ اٹھے تیری یاد میں دامن ہے

دیوانی ہوئی سنگ کیہ جانا ایں
دیوانی سجن دے سنگ دے صوہ جانا ایں
ہجر دے ... نیندا ایں
ہتک کوئی ...

تیرے ملن دی آس نوں دل بیمار
بیمار ہوئی آسوں وچ یار
دیوانی ہوئی ...

یادِ شباب

سرمایۂ عیشِ زندگانی نہ رہا
احساسِ نشاط و کامرانی نہ رہا

کیوں قصۂ حسن و عشق چھیڑا اے دل
ہمدم وہ رہا عہدِ جوانی نہ رہا

[illegible]

تھی نہ حجاب دو جہاں سے
وہ بھی نہ تھا طاقت میں آ جاتا

اگر آنکھ میں پانی
پاؤں سے سراغ پایا ہے
دریائے سخن کی تہ میں جاتا

چھوٹی عقل

اے عقل اپنی پیچ و پس رہنے دے
دنیا کی بزرگی ہوس رہنے دے
دیکھا ہے اور تری دنیا کیا ہے
محمود کو معلوم ہے بس رہنے دے

پیش نہیں رات تیرا بیتاب ہے
سحر کس لیے تیرا بیتاب ہے
زندگی میں شبِ انتظار بیتاب ہے

تمہیں کیا رہنے دو کہ اٹھا دوں نقاب
تیرا جمال کی تجھ سے بیتاب ہے

۱۹۷۰

ہے جانِ پنہانی
اسرارِ ابدیت کا دفینا ہے
ریاضتِ رقص کا سفینا ہے

ہے آئینۂ
ہمارا ادب
زندگی کا دفینا ہے
پیشکش

رمضان کریم

رحمت کے سمندر میں جو بھی آگیا
ایسا یہ بار بار ہاتھ آتا کب ہے

کیسے بیتی ہیں راتیں یہ ہم وہی مراد
منتظم کو خود منزل آتی کب ہے

۱۵

قتیلِ [illegible] ہیں
وہ [illegible] ہیں

اُن کی آنکھیں کہ ماہ [illegible] آنکھیں
دروں [illegible] ہیں

طوقِ پیری نہیں زیبِ تن ہے

وابستۂ اغراضِ زیادہ تشویش ہے

یادگارِ نظرِ طلص

سر آیا ہے سال

آزاد ہیں اور ظرافت ہے

ایسا ایک طوق ہے

سنہ ۱۳ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنہ ١٢٩٣ھ

دن ہی غفلت
انسان جس شکل کوئی ایسا ہوگا
ہر وقت جو اُس سے ڈرتا ہوگا

ایزد تیرے حکم کو کوئی بھی نہیں
کیا جانے تیرے حکم سے کل کیا ہوگا

۵۵ء

تقدیر و تدبیر

اندیشۂ فردا میں عبث روتا ہے
تقدیر کی لوح کوئی یوں دھوتا ہے؟
جیتا ہے تو تقدیر پرستی سے نکل
پھر دیکھ کہ تدبیر سے کیا ہوتا ہے

۱۹۵۶ء

درس تہذیب

اطفال کو تہذیب معلم سکھلائیں
یا تربیت خلق دیں گھر پہ مائیں

حیرت ہے کہ گُل بنانے ہوتے ہیں
کیا پھول نہیں جو یوں ہی کھل جائیں

طہ

نقشِ و نگار سے سکھائی ہیں
پانی کی سلسلیں پہ چھائی ہیں
آئینہ زاد اک سے چھائی ہیں

کھو آئے بانکا نکل کر
آسی کی روشنیاں نظر آئی ہیں

— ۔۔۔

قوتِ عمل

قوتِ عمل اختیار کرتی ہے فقط
عادت ہی پائیدار کرتی ہے فقط

قلعے تو بنا سکے ہوائی ہی سہی
بنیاد ہی استوار کرتی ہے فقط

۵۵ء

بیکلی ملک و مال اسد نہیں
سب تیغ تیز چمن کو بیٹھے
سب جھکا کے اپنا انتظام بیٹھے نہیں

عالم سے غرض نہ ال عالم سیر غرض
انسان سے کا جھک بیٹھے نہیں

تو سینہ بن پائے
انساں جو تنگ آ کے ہی بن پایا ہے
وہ اپنی نظر میں کس بلا کا پایا

جو کام نہ آتا ہو
انساں کے لیے جو کام نہ آیا ہو
اوروں کو بھی سمجھ کا پایا

[illegible]

انجام تب و تاب آ جاتی
جب اہرِ جوانی آ جاتی
تب ساحلِ مقصد نظر آ جاتی

وقت وداع کی رات کٹ جاتی
مژدۂ زندگی آ جاتی

اے اہتمامِ زندگانی کس لیے؟
دیکھا ترا ساطرہ زندگانی کب تک؟

اہتمامِ ہستی
محو دایۂ تیرہ جوانی کب تک
یہ خواہش عیش جاودانی کب تک

سنہ ۱۳۴۳ ہجری

رفتارِ ترقی

جو درسِ عمل سے پیچھے رہ جاتا ہے

ہاں بامِ عروج پہ وہ پہنچ جاتا ہے

لیکن اک جست میں جو آیا وہ گرا

اک ایک قدم بڑھا تو بڑھ جاتا ہے

۶۴

جذبۂ اخلاص

شوقِ زر و سیم و حشم تباہ
اغراضِ سیاسی ہیں ہمہ تباہ

ہر وصف ہی انسان کا لیکن ہو
اک جذبۂ اخلاص ہی ہمہ تباہ

۱۹۶۵

حقوق و فرائض

ہیں اپنی حیثیت با کمال کر اٹھائیں

آئیے مل کے سوال کر اٹھائیں

یکساں ادا ہو فرائض ہمیں

ہم سب یہاں قدم بحال کر اٹھائیں

بانتخاب

۲۰۰۹ء

قطعہ

دنیا کی سیاست سے الگ ہو کے نہ دیکھ
اس سطح سے کچھ اور ابھر کے دیکھ

تعلیم کو تنگ سی نگاہوں سے ہٹا
قرآن کی پیام وہی ابھر کے دیکھ

نقش وہ سر بہشت جہانِ عرفان سر شناسائی نہیں
سمجھ بیداد ادائے قصر شناسائی نہیں

ساغرِ غیبت فردوس جہانِ عرفان نہیں
اس باغ کے گل سر شناسائی نہیں

۱۲ / ۱۹۶۸ء

مومن نصیب دلاں
سمجھ کیا اتنیاں نیں اجالاں اتنی
سمجھ کیا دیاں کیا دو بالاں اتنی
اوہ جیں دیہاں

عزتاں کا ہوں
ہتھ بیس بلاں کتنی یری عزتاں کا ہوں
رتھ بیس ٹیکا یا لالا تو ... نسا ا

۶۹

شوخیِ حیات غنچے کے لب بنا رہی ہے
نسیمِ صبح ہر اک دل یہ کیا سنا رہی ہے

تیری طرح سے ہر سانس اِک نیا رنگ
ہر صبح دل ان کی ادا لبھا رہی ہے

عجیب تیرا ستم ہے
گزار دی ہے ضعیفی میں جوانیاں میری
تکلیف

حسن
ازل سے کمال
ہوئی کو عیاں بنایا اس نے
انسان کو پیدا کیا ہے اب تماشا

احمد صاحب آ گئے ہیں
اردو زبان کی [illegible] ہیں
دیا [illegible]
اس کو [illegible] ہیں
[illegible]

دورِ زندگی

طفلی کا زمانہ روتے دھوتے گزرا
اور عہدِ شباب سوتے سوتے گزرا
پیری میں کبھی آنکھ تو مانندِ حباب
یہ وقت بھی صبح ہوتے ہوتے گزرا

۱۳ مارچ

تیڈی کوں طلب اکھیں سکن نال
سکیں آئے بال پئی سکن نال
چھیکڑ ہیں سے وبال پئی سکن نال

سر تے ہنس نا ہیں ناز
سرکے نہ سکن نال
تیا دی کوں جھ ہیا بال پئی سکن نال

۱۲ ھ

تیشے بغیر مر نہ سکا کوہکن اسدؔ
سرگشتۂ خمارِ رسوم و قیود تھا

جو ہم ہمت
ہمت کا ترے پاس وہ جوہر بھی ہو
یہ جس سے کہ ہم لرزاں بھی ہے

بن سخت مصیبت میں مصیبت سخت
فطرت تری موم بھی ہے پتھر بھی ہے

۱۹۶۰ء

باوفا مخلوق ہو خالق کی ثنا کرتی ہے
اور حق عبودیت ادا کرتی ہے

جب نغمۂ خالق کی ہو ہادی محمود
ہو اس میں سبھی کا صدا ایک ہی تو

شمیم ملک

درسِ قناعت مقصود کردو
حصولِ عملِ پیہم مقصود کردو
بیہودہ تکلفات مسدود کردو
اک جان کے پیچھے ہزاروں ہیں عذاب
اپنی ضروریات محدود کردو

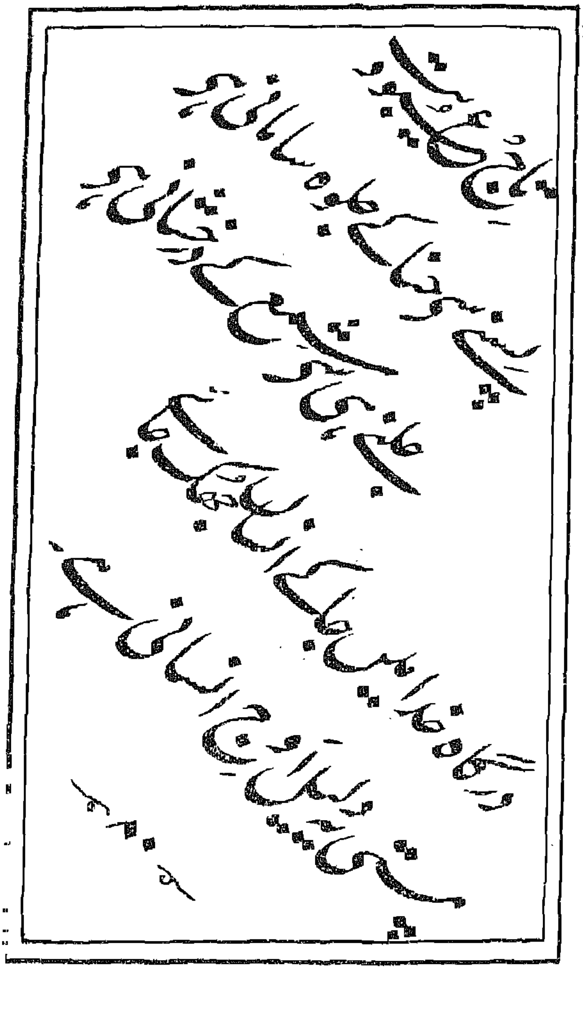
سیمابؔ

عمر بیتی

آرزو دل کا پیاسا پن تو دل ہی تو ہے
اور دل وہ کسی کا مہرباں ہی تو ہے

ہر دل کی اک صورت سے ذرا پایا ہے
کہ جب چھپا دو وہ مشکل ہی تو ہے

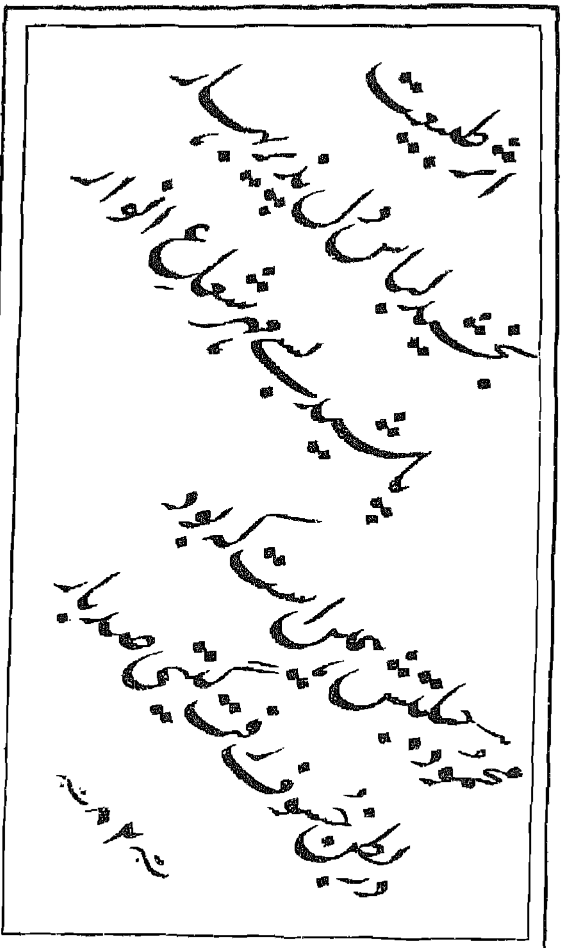
۱۹۶۹



رباعیات فارسی

پیغام بیداری

اجرام فلک بطرز نو پیدا شد
دلکش دل فریب و تیز رو پیدا شد
در ظلمت جہل خواب غفلت تا کے؟
برخیز! از آفتاب ضو پیدا شد



یاران نفاق [illegible] شود
چون عاشق [illegible]
[illegible]

[illegible]
از یار نفاق [illegible]

قطعات

ہستی باری تعالےٰ

گرچہ ہر ذرّہ میں معمور ہی پایا تجھکو
دیدۂ شوق سے مستور ہی پایا تجھکو
کچھ دکھا ہی نہ سکا فلسفہ کا آئینہ
جسقدر غور کیا دُور ہی پایا تجھکو

حصولِ (زیرِ نقطہ) احسان نواتیستی

تیستی ہوا انقطاعِ تحصیں

تدبر و استیں ہے منع کیا ہے

قتی کا ہے

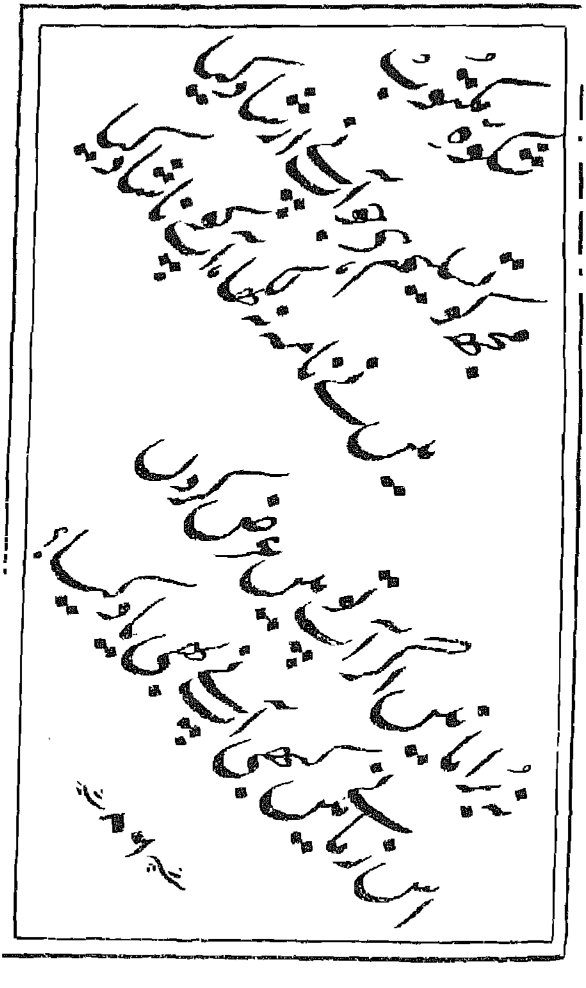
عادل محمود

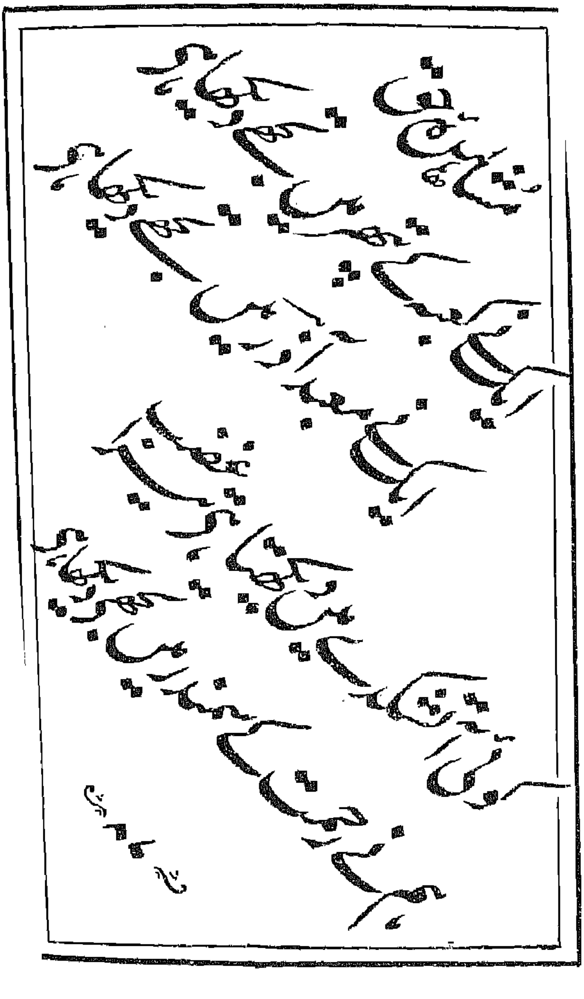
تیس کی عادل بیستی

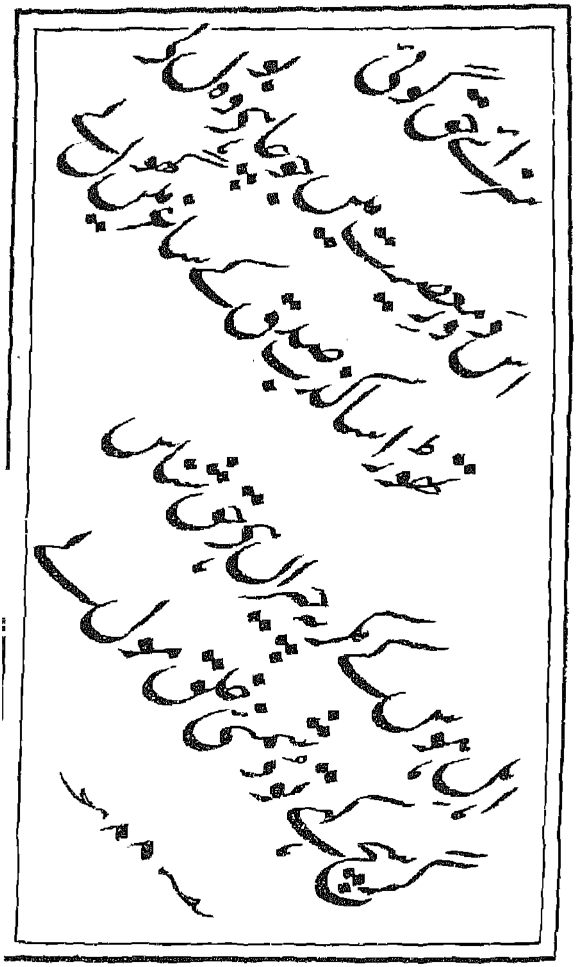
ماتیں حسن ہے زاہد ہیر

لطف نظارہ اکھاڑو

۱۳۸۵ھ







شقاوتِ مستقل

جہاں میں حسنِ گل و رنگِ آب و گل بدلا
ہزار حیف کہ انساں کا نہ دل بدلا

ازل سے دیکھتے آئے ہیں اس کی فطرت کو
شقاوتوں میں نہ اب تک ایک تل بدلا

۹۳

[illegible] سخن زد

[illegible] سخن زد

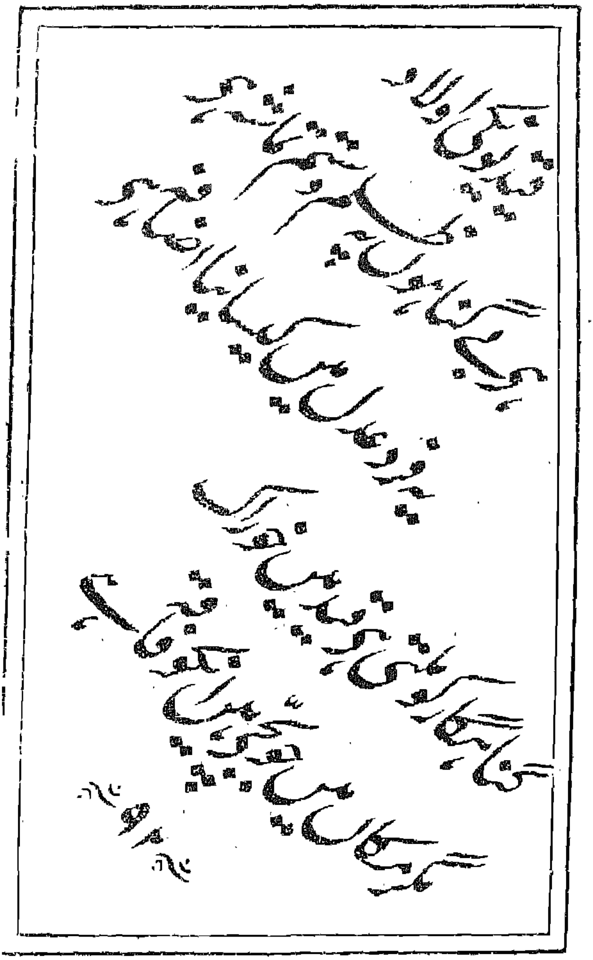
[illegible]

[illegible] سخن زد

[illegible]

[illegible]

اے یادگار [illegible]



[illegible]

[illegible]

[illegible]

تہنیت

نخلِ حسرت سے ترے آنگن میں اُجالا سا تھا

شمع ساں دل پہ بسیرا بھی اُجالا سا تھا

بزم کی شمعو [illegible]

ہستی کی نازِ تب [illegible] اُجالا سا تھا

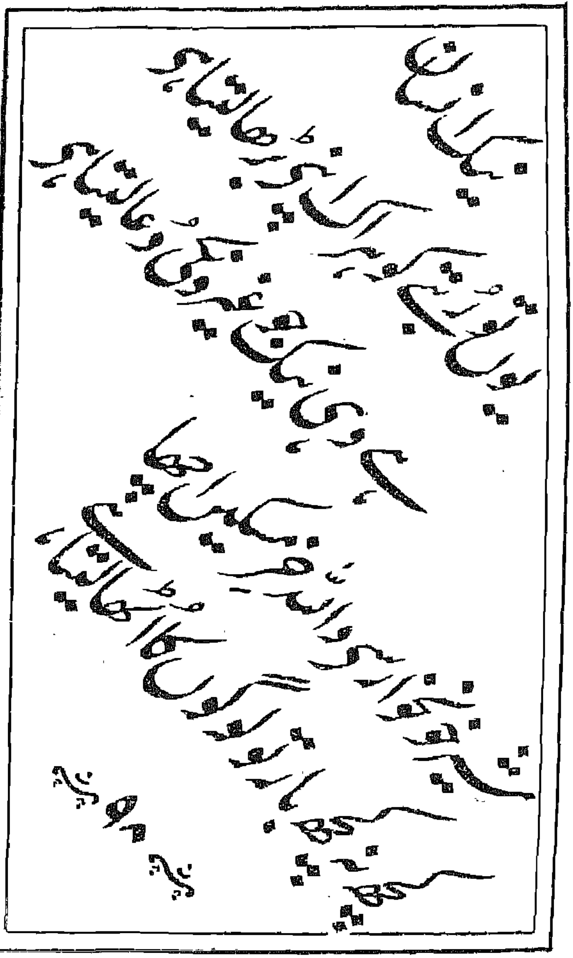
یہ بھی جس میں اُجالا سا تھا

راز نیاز کا ہی نفس نفس سکھلاتا ہے
عشق حقیقی کی طرف سب کو لے جاتا ہے

پیر رفیقی تیرا [illegible]
[illegible] پتہ تیرا

وحدت اسرار سے [illegible]
راز نیاز کی دل کو کچھ سکھلاتا ہے

۹ و



انجامِ کار

عشق اٹھا ہے جو جہاں سے فنا ساتھ لیے
عمر پائی ہے جو پیدا ہوئی موت ساتھ لیے

زندگی آئی ہی گزر جانے کو آئی ہے
موت آئی ہی جو ہمدوش قضا ساتھ لیے

۹۹

قطعاتِ فارسی

رازِ آزادی

هر کہ در راہِ طلب کشتہ بیداد نہ شد
او در آغوشِ جہاں خرّم و دلشاد نہ شد
غم مخور از غمِ صد گونہ و از رنج مرنج
ہر کہ در بندِ اسیری نہ شد آزاد نہ شد

از دل عاشق تن

یارب این شیوهٔ ارباب وطن را چه علاج

بی‌سبب از وطن آزرده شدن را چه علاج

گل شیوهٔ عشق و شعار از دست بیتیم

بیکسان از دل ماتم عشقان را چه علاج

سنه ۱۰۱

فکاہات

رسومِ کہن

ہم نے چاہا بھی تو دستور نہ کچھ اور چلے
اگلے وقتوں سے کے چلتے رہے جسطور چلے
نہ کوئی پینے کی ساعت ہے نہ کھانے کا وقت
دیکھئے جسکو وہ تیار ہے جب دور چلے

[illegible]

[illegible]

جامعہ پریس دہلی